رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ۱۰

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۳۷	۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۲۰ ستمبر بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی خیر و عافیت ہے۔

۱۹ ستمبر بعد نماز عشاء احراریوں کے اعتراضات کا جواب دینے کے لئے پندرھواں تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی جلال الدین صاحب شمس اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز نے تقریریں کیں۔ اور اعتراضات کے مسکت و مدلل جوابات دیئے۔

خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کے ہاں چھوٹی اہلیہ سے لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

مقدمہ بہاولپور کی پیروی کے لئے جس کی تاریخ پیشی ۲۲ ستمبر مقرر ہے۔ حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری اور مولوی جلال الدین صاحب شمس ۲۱ ستمبر تشریف لے گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانیت کے بغیر قیام محال ہے

(فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۶ء)

آریوں کا ذکر تھا۔ کہ جب حضور نے پیش گوئی کی تھی کہ آریہ مذہب ایک سو سال تک دنیا سے مفقود ہو جائیگا تو اس وقت آریوں نے بڑا شور مچایا تھا۔ کہ یہ مذہب ہمیشہ قائم رہے گا۔ مگر اب آریہ صاحبان خود ہی اپنے لیکچروں اور رسالوں میں بیان کرتے ہیں۔ کہ آریہ مذہب مُردہ ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا:-

"کوئی مذہب ہو۔ خواہ قوم ہو۔ خواہ جماعت ہو۔ بغیر روحانیت کے کوئی قائم نہیں رہ سکتا۔ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق پختہ نہ ہو۔ کوئی مذہب دنیا میں کس طرح ٹھیر سکتا ہے چونکہ آریہ مذہب میں روحانیت نہیں ہے۔ اس واسطے اس کا قیام محال ہے۔ سارے انبیاء صرف خدا کو جانتے تھے بخلاف اس کے ان کے پیٹ ہزاروں فریبوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ اور ان میں روحانیت کا کوئی حصہ نہیں۔ خدا کی قدرت ہے۔ کہ جس قدر انبیاء دنیا میں آئے وہ دنیاوی معاملات میں ایسے تھے کہ ان کو پانچ روپے کی بھی نوکری نہ مل سکتی۔ مگر چونکہ وہ خدا کے بنے۔ اس واسطے دین و دنیا میں وہ مالا مال ہو گئے۔"

(بدر ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۰۶ء)

جالندھر و ہوشیارپور کی جماعتیں توجہ کریں

اس سال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حلقہ ضلع جالندھر و ہوشیارپور کی جماعتوں کے بجٹ کی تشخیص کے لئے مجھے جائنٹ ناظر بیت المال مقرر فرمایا نیچے ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جنہوں نے باوجود بار بار کی یاددہانیوں کے تاہنوز اپنے بجٹ ارسال نہیں کئے۔ اس اعلان کے ذریعہ تاکید کی جاتی ہے۔ کہ بجٹ جلد ارسال کریں۔ اگر ان جماعتوں نے ۱۵۔ دن کے اندر اندر اپنے اپنے بجٹ تیار کر کے روانہ نہ کئے۔ تو بجٹ خود تجویز کر دیا جائے گا۔ اور پھر کسی جماعت کو شکایت کا موقعہ نہ ہوگا ؛

ضلع ہوشیارپور	ضلع جالندھر
(۱) غریب دیال	(۱) اوڑ
(۲) اہرانہ	(۲) گھلن
(۳) پھگلانہ	(۳) لنگیری
(۴) بیرم پور ۱	(۴) بہرام
(۵) بیرم پور ۲	(۵) شیخے والا یانہ ۵
(۶) پنام دھرم سالہ	(۶) مہبت پور

میرزا بشیر احمد۔ جائنٹ ناظر بیت المال

فرائض و اختیارات لوکل عہدہ داران

بعض جماعتوں سے وقتاً فوقتاً فرائض و اختیارات لوکل عہدہ داران کا مطالبہ ہوتا رہتا ہے۔ نظارتوں نے متعلقہ عہدہ داروں کے لئے علیحدہ علیحدہ فرائض و اختیارات چھپوائے ہوئے ہیں۔ اور غالباً ہر ایک دفتر میں موجود ہیں۔ لیکن اب یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ تمام عہدہ داروں کے فرائض و اختیارات یکجا طور پر چھپوائے جائیں۔ اور اس کے لئے تمام نظارتوں سے اُن کے متعلقہ عہدہ داروں کے فرائض و اختیارات طلب کئے گئے تھے۔ جو بعض سے ابھی نہیں ملے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ اُن سے جلد سے جلد مہیا کئے جائیں اور اُس کے بعد اُن پر غور کر کے یکجا طور پر چھپوائے جائیں۔ لہٰذا بغرض اطلاع اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مستقبل قریب میں ہی یہ کام مکمل کر کے اعلان کر دیا جائے گا۔ پھر جو جماعتیں چاہیں منگوا لیں

ناظر اعلےٰ ۔ قادیان

تبلیغی تحفہ

سالہائے ماسبق کی طرح اس دفعہ بھی یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک نہایت ہی مفید اور موثر تقریر جو حضور نے لائلپور میں فرمائی تھی، شائع کی جا رہی ہے۔ حقیقت میں یہ تقریر اسی قابل ہے۔ کہ احباب جماعت اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں کریں۔ تا غیر احمدیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور ان کے دلائل کا علم ہو۔ اور وہ جان سکیں۔ کہ زمانہ حال میں ان کی نجات اور فلاح کا یہی ذریعہ ہے کہ وہ حضور کے حلقہ غلامی میں داخل ہو جائیں۔ اس بیش بہا اور حقائق سے مالا مال تقریر کے متعلق احباب کا اصرار تھا۔ کہ اسے کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ سو اب یہ چھپ رہی ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ ہر ایک احمدی اسے خریدے گا اور اپنے غیر احمدی دوستوں۔ رشتہ داروں اور ہمسائیوں میں تقسیم کر کے عند اللہ و عند الناس ماجور ہوگا۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ کاغذ مختلف رنگ کا ولایتی۔ حجم تقریباً ۹۲۔ صفحہ مگر قیمت صرف دس روپیہ سینکڑہ ہوگی۔ لیکن جو دوست یا جماعتیں سَو۔ یا سَو سے زیادہ منگوائیں گی۔ انہیں ساڑھے آٹھ روپے میں ہی سَو نسخے دے دیئے جائیں گے۔ جو ضخامت کے لحاظ سے برائے نام قیمت ہے۔ درخواستیں مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھیجئے ناظر تالیف و تصنیف

نجم الہدیٰ کا انگریزی ترجمہ

نجم الہدےٰ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ہے جس کا ترجمہ تین زبانوں میں پہلے ہو چکا ہے۔ اب اس کا ترجمہ انگریزی میں خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے نے کیا ہے۔ کاغذ اور ٹائپ عمدہ ہے۔ چھوٹے سائز پر طبع ہوا ہے۔ کتاب گھر قادیان سے منگوائیے۔ قیمت ۱۲ر۔ ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان

مصباح کا تبلیغی نمبر تیار ہے؟

۳۰۔ ستمبر یوم التبلیغ کو تقسیم کرنے کے لئے مصباح کا تبلیغی نمبر بہترین تحفہ ہے۔ اس میں مفصلہ ذیل مضامین ہیں۔ عقائد جماعت احمدیہ۔ الفاظ بیعت حلفیہ بیان عقائد پر۔ ردّ دلائل حیات مسیح۔ ثبوت وفات مسیح۔ ثبوت مجددیت ثبوت مسیحیت۔ ثبوت مہدویت۔ نظم جس میں تمام موٹے موٹے دلائل جمع کر دیئے گئے ہیں۔ خواتین جماعت احمدیہ کو بالخصوص یہ پرچہ منگوانا چاہیئے۔ ایک روپیہ کے ۱۶۔ نو آنے کے ۸۔ پانچ آنے کے ۴۔ محصول ڈاک کے لئے فی پرچہ ایک پیسہ علاوہ۔ فہرستیں ہمیں بھیجدیں۔ تو ہمیں سے الگ الگ پوسٹ کر دیا جائے گا۔ مینیجر مصباح ۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور ؛

غرباء کیلئے قرآن

جناب مرزا رشید احمد صاحب خلف الرشید خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم و مغفور نے از راہ ہمدردی قرآن مجید مترجم جو حال میں کتاب گھر قادیان نے شائع کیا ہے۔ کی بیس جلدوں کی نصف نصف قیمت دی ہے۔ مستحق غرباء و مساکین اپنے اپنے امیر، پریذیڈنٹ یا سیکرٹریوں سے تصدیق شدہ درخواستیں معہ نصف قیمت یعنی دو روپے بھیجکر منگا سکتے ہیں۔ محصول بذمہ خریداران ہوگا۔ پہلے آنے والی درخواستوں کو بہر حال ترجیح دی جائے گی (کتاب گھر قادیان)

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

یوم التبلیغ جو ۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء کو منایا جائے گا۔ اس کے متعلق مندرجہ ذیل ہدایات مدنظر رکھی جائیں۔ اور اب جبکہ چند دن رہ گئے ہیں۔ ان کے مطابق ضروری انتظامات کر لئے جائیں :-

۱۔ اپنے اپنے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے۔ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار غیر احمدی نہ ہو۔ تو کسی دوسرے دوست کے ساتھ مل کر اس کے رشتہ داروں میں تبلیغ کی جائے ؛

۲۔ اگر ایک گاؤں سارا احمدی ہے۔ اور اس گاؤں کے نزدیک ان کے رشتہ دار بھی نہیں ہیں۔ تو کسی دوسرے گاؤں کے احمدیوں کے ساتھ مل کر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کرنی چاہیئے۔ اس اصل کے مطابق تمام جماعتوں کو پہلے سے پروگرام بنا لینا چاہیئے ؛

۳۔ قادیان کے ارد گرد کی جماعتیں بھی اطلاع دیں۔ تا کہ قادیان کے لوگ ان کے پاس پہونچکر ان کے رشتہ داروں میں تبلیغ کر سکیں ؛

(ناظر دعوت و تبلیغ ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۳۷ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۵۳ھ | جلد ۲۲

ہندو سیاست دانوں کی تازہ فریب کاری

ہندوؤں کی عادت

ہندوستان کی سیاسی تاریخ سے آگاہی رکھنے والے ہندوؤں کی اس دیرینہ چال سے بخوبی واقف ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ ڈپلومیسی سے کام لیتے ہیں۔ ایک فریق کو آگے کر دیا جاتا ہے اور دوسرا انظاہر اس سے بیزاری اور برأت کا اعلان کر دیتا ہے۔ دہشت انگیز اور انارکسٹوں کے بارہ میں ان کی یہ ڈپلومیسی خوب آشکار ہو چکی ہے کہنے کو تو گاندھی جی عدم تشدد کے پکے حامی اور تشدد کے سخت خلاف ہیں۔ کانگرس کا کریڈ عدم تشدد ہے۔ کانگرسی اخبارات تشدد کی مذمت میں سب سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ جرأت کبھی کسی کو بھی نہیں ہوئی۔ کہ بے گناہوں کا بزدلانہ طریق پر خون بہانے والے اور بے خبر لوگوں پر قاتلانہ حملے کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھائے۔ بلکہ جب بھی موقعہ آیا۔ ایسے لوگوں کی حوصلہ افزائی ان کی عزت افزائی کے ذریعہ کی گئی ؛۔

متشددین کی حوصلہ افزائی

بھگت سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے جس تشدد کا مظاہرہ کیا۔ اس سے کون واقف نہیں۔ لیکن ہندو اخبار آج تک ان کے فوٹو شائع کرتے ہیں۔ ان کی تعریف و توصیف میں نظمیں لکھی گئیں۔ ان کے مقدمات کی پیروی پر پانی کیطرح روپیہ بہایا گیا جس جگہ ان کی لاشیں جلائی گئی تھیں اسے زیارت گاہ عوام بنا دیا گیا۔ اور مقدس تیرتھ کا درجہ دیا گیا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ کانگرس کے اجلاس کراچی میں ایک ریزولیوشن پاس کر کے ان کے افعال کو سراہا گیا۔ اور ان باتوں کے باوجود کانگرس کے اصول عدم تشدد میں کوئی فرق نہیں آیا۔ تشدد کے پرچار کو کوئی نقصان نہ پہونچا۔ اور کسی کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ جب متشددین کی اس طرح عزت افزائی کی جائے۔ تو کیوں شہرت پسند نوجوان اسی رستہ پر چل کر آسمانِ شہرت کا ستارہ بننے کی آرزو میں بے گناہوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگین کرنے پر نہ اتر آئیں گے ؛۔

کانگرس اور کمیونل ایوارڈ

یہی دو رخی پالیسی اب پھر اختیار کی گئی ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ہندو کمیونل ایوارڈ اور وائٹ پیپر کے اشد مخالف ہیں۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرسکتے۔ کہ اسے زندہ رکھا جائے۔ اور کر بھی کیسے سکتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں غلط یا صحیح طور پر کہ اس سے مسلمانوں کے لئے باعزت طور پر زندہ رہنے کا امکان پیدا ہو گیا ہے اور یہ انہیں اپنے تابع اور زیر نگین رکھنے میں روکاوٹ ہو گا۔ کانگرس اس وقت تک سے کالعدم کرانے کے لئے در پردہ پوری کوشش کرتی رہی ہے۔ لیکن چونکہ مسلمان بحالات موجودہ اس کو غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور کانگرس کی طرف سے اس کی علی الاعلان مخالفت سے اس کی قوم پرستی کا پردہ چاک ہو جاتا۔ اور اس کے مسلمانوں کے مطالبات کا دشمن ہونے کا ایک اور ثبوت مہیا ہوتا ہے۔ اس لئے ایک نئی چال چلی گئی ہے

تازہ چال

اب یہ روش اختیار کی گئی ہے۔ کہ کانگرس تو اس کی مخالفت کے میدان سے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتی جا رہی ہے۔ اور اپنا یہ اصول قرار دے رہی ہے۔ کہ کمیونل ایوارڈ کی مخالفت کو فی الحال جزو پروگرام نہ بنایا جائے لیکن ساتھ ہی ساتھ ایک دوسری پارٹی سامنے آتی جا رہی ہے۔ یعنی مالوی جی ہندوؤں کو منظم اور کانگرس کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے کمیونل ایوارڈ کی مخالفت اور اسے کالعدم کرانے کے لئے ایجی ٹیشن کی خاطر میدانِ عمل میں آ کودے ہیں بلکہ کانگرس مالوی پارٹی کے مقابل میں اپنے آپ کو کمزور کرتی جا رہی ہے اور مالوی پارٹی کے لئے ہندو قوم پر چھا جانے کے سامان پیدا کرتی جا رہی ہے۔ تا حکومت پر یہ ثابت کیا جا سکے۔ کہ ہندو قوم کمیونل ایوارڈ کو اس درجہ ناپسند کرتی ہے۔ کہ اسے کسی صورت میں بھی برداشت نہیں کر سکتی ہے حتےٰ کہ کانگرس بلکہ خود گاندھی جی ایسے عظیم الشان قائد کو اس کے بلند مرتبہ سے گرا کر فرش زمین پر پٹک دینے کے لئے تیار ہے اور جب کانگرس نے غیر جانب دارانہ رویہ اختیار کیا۔ تو ہندو قوم نے اسے گوارا نہیں کیا۔ اس کا ساتھ چھوڑ دینے کو پسند کیا۔ بہ نسبت اس کے کہ فرقہ وار فیصلہ کی مخالفت کو ترک کر دے ؛۔

کانگرس کی دو رخی کا مقصد

مالوی جی اور کانگرس میں اس وقت جو جنگِ زرگری شروع ہے۔ اس کا سوائے اس کے اور کوئی مقصد نہیں۔ یہ محض پالیسی ہے۔ جو فرقہ وار فیصلہ کی مخالفت میں شدت پیدا کرنے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ اور کانگرس کو اس لئے اس سے علیحدہ رہنے کا موقعہ بہم پہونچایا گیا ہے کہ تا اس کی قوم پرستی کے فریب میں جو لوگ مبتلا ہیں۔ ان کے ایمان میں کسی قسم کا تزلزل نہ آنے پائے۔ یہ بھرم بنا رہے تا اگر پھر کبھی ایسا موقعہ پیدا ہو۔ تو کانگرس قوم پرستی کے لباس میں مسلمانوں کو نقصان پہونچانے۔ اور ہندوؤں کیلئے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کے قابل رہ سکے۔

مسلمان ہوش میں آئیں

پس یہ حالات مسلمانوں کی پوری پوری توجہ کے مستحق ہیں۔ کانگرس کے پیش نظر ہمیشہ سے یہ بات رہی ہے کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ ہندوؤں کے ہاتھ مضبوط کر کے مسلمانوں کو ان کے تابع کرنے کی کوشش کرے۔ اور یہ تازہ چال ہے۔ جو اسی مقصد برآری کے لئے چلی گئی ہے اگر مسلمانوں نے اس خطرہ کو محسوس نہ کیا۔ پورے طور پر اس زہر کے ازالہ کی طرف توجہ نہ کی۔ بدستور غفلت اور سستی کے لحافوں میں پڑے سوتے رہے۔ تو عین ممکن ہے کہ ہندو اپنی اس چال میں کامیاب ہو جائیں۔ اور بعد میں انہیں کفِ افسوس ملنا پڑے ؛۔

سکھوں کی طرف سے بھی کمیونل ایوارڈ کی مخالفت میں جو کچھ کیا جا رہا ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ۱۶ر ستمبر کو بٹالہ میں ایک کمیونل ایوارڈ توڑ کانفرنس بھائی کھڑک سنگھ کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں بہت کچھ زہر اگلا گیا ہے۔ اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر ساری دُنیا کی اقوام بھی مل کر منوانا چاہیں۔ تو سکھ فرقہ وار فیصلہ کو نہ مانیں گے اور نہ ہی اسے نافذ ہونے دینگے۔ یہ سب حالات ہیں جنہیں مسلمانوں کے لئے پیش نظر رکھنا اشد ضروری ہے۔ ہندو قوم کی چالبازیاں کانگرس کی فریب کاریاں اور سکھوں کی سینہ زوریاں اسوقت صرف اس بات کے لئے وقف نظر آتی ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کمیونل ایوارڈ کے ذریعہ اگر کوئی جائز حق مل جانے کا امکان ہے۔ تو اسے بدل دیا جائے۔ اور ایسے نازک وقت میں مسلمانوں کی لاپروائی ان کے لئے جس قدر نقصانات کا موجب ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے ؛۔

زمینداروں کو مفید مشورہ

"الفضل" کے گزشتہ نمبر میں "زمینداران پنجاب کے لئے ایک منفعت بخش کام" کے عنوان سے محکمہ اطلاعات پنجاب کا ایک نوٹ درج کیا جا چکا ہے۔ پنجاب کا زمیندار ان ایام میں جن مصائب و آلام کا شکار ہو رہا ہے۔ ان سے چھٹکارا پانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آمد کے ذرائع کو وسیع کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسے ایسے آسان اور سستے کام اختیار کئے جائیں۔ جو اس کے روزمرہ کے مشاغل کے ساتھ ساتھ جاری رکھے جا سکیں۔ مثلاً بھیڑوں کے گلے رکھنا زمینداروں کے لئے بہت آسان کام ہے۔ اور اس کے بالمقابل اس سے جو فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ وہ بہت زیادہ ہیں۔

چند روز ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک زمیندار کے ساتھ زمینداروں کی موجودہ بدحالی پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ انہیں چاہئے اپنی محنت اور تگ و دو کو اسی پرانے طریق پر ہی خرچ نہ کرتے رہیں۔ بلکہ دوسرے ذرائع بھی اختیار کریں۔ اور اجناس کی کاشت کے علاوہ وہ اگر ایسے پھلدار درخت جو بہت جلد بار آور ہو جاتے ہیں۔ لگانا شروع کر دیں۔ تو ان کے لئے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ان کی حالت روبہ اصلاح ہو سکتی ہے۔

حکومت کی طرف سے ایسے شعبہ جات قائم ہیں۔ جو زمینداروں کو ایسے منفعت بخش کام اور چھوٹی چھوٹی ہوم انڈسٹریز اختیار کرنے کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔ اور محکمہ اطلاعات پنجاب سے ضروری معلومات حاصل کر کے ان سے بخوبی فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ پس زمیندار بھائیوں کو ہمارا مشورہ ہے۔ کہ وہ اسی راستہ پر چل کر جس پر ان کے آباء و اجداد چلتے آئے ہیں۔ کامیاب ہونے کے لئے تمام کوششیں وقف کر دینے کی بجائے دوسرے ذرائع بھی اختیار کریں۔ کہ اس میں کوئی قباحت نہیں۔

ستیارتھ پرکاش عالمانہ کتاب نہیں

پنڈت دیانند جی نے شروع شروع میں جب آریہ سماج کی بنیاد رکھی۔ تو کچھ لوگ تو وقتی جوش کے ماتحت اور کچھ جدت پسندی کی وجہ سے اس میں شامل ہو گئے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جا رہا۔ اور وقتی جوش کم ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ وابستگی اور عقیدت بھی کم ہوتی جا رہی ہے۔ اب آریوں میں نہ تو پنڈت جی کی ذات سے وہ لگاؤ رہا ہے۔ اور نہ ہی آپ کے سدھانتوں اور تصانیف سے۔ چنانچہ آریہ مسافر (۱۶ ستمبر) کا بیان ہے۔ کہ

"آپ آریہ سماجوں میں چکر لگا کر دیکھیں۔ آپ کو بڑی مشکل سے ۱۰-۱۵ فیصدی آریہ سبھاسد ملیں گے۔ جو اپنے سدھانتوں سے بخوبی واقف ہوں"۔

ایک وہ زمانہ تھا۔ کہ آریہ ستیارتھ پرکاش کے متعلق کہا کرتے تھے۔ کہ اس کتاب کا ان کے نزدیک وہی درجہ ہے جو مسلمانوں میں قرآن کریم کا۔ لیکن اب یہ حالت ہے۔ کہ یہی اخبار اپنی قوم کے سامنے "دو ضروری باتیں" رکھ رہا ہے جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ

"عرصہ سے آریہ سماج میں اونچے پایہ کا لٹریچر شائع نہیں ہوتا۔ یا کم از کم انگریزی زبان میں تو یہ نفی کے برابر ہے۔ ... یہ درست ہے۔ کہ ہمارے پاس رشی دیانند جی کا ستیارتھ پرکاش اور پنڈت گورودت جی کی تصانیف موجود ہیں۔ لیکن یہ یورپ میں پرچار کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر نہیں لکھی گئی تھیں۔ ان کا طرز تحریر مشرقی ہے۔ اب کہ ویدک دھرم امریکہ اور یورپ میں نہایت موافق حالات میں انٹروڈیوس ہو گیا ہے۔ ہمارا یہ کرتو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اول تو تمام علمی زبانوں میں اور کم از کم انگریزی بھاشا میں ایسی عالمانہ کتب تیار کرائیں۔ کہ جنہیں بڑے وثوق کے ساتھ مغربی ممالک میں پرچار ارتھ بھیج سکیں"۔

گویا تسلیم کیا جا رہا ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" اس قابل نہیں۔ کہ اس کا ترجمہ کر کے مغربی ممالک میں پرچار کی غرض سے پیش کیا جا سکے۔ "انگریزی زبان میں عالمانہ کتب تیار" کروانے کی ضرورت صاف بتا رہی ہے۔ کہ خود آریہ سماجی اس کو "عالمانہ کتاب" نہیں سمجھتے۔

"متروک شدہ ستیارتھ پرکاش" کونسی ہے

"آریہ مسافر" معاصر "فاروق" کے کسی مضمون پر پیچ و تاب کھاتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"فاروق کے اوراق پر نظر دوڑایئے۔ انتہائی رذالت کو کام میں لاتا ہوا متروک شدہ ستیارتھ پرکاش سے اقتباس پیش کرتا ہے"۔

معلوم نہیں "متروک شدہ ستیارتھ پرکاش" سے کیا مطلب ہے۔ اگر تو اس سے یہ مراد ہے۔ کہ "ستیارتھ پرکاش" کا کوئی ایڈیشن آریہ سماجی متروک قرار دے چکے ہیں (جسے مدیر آریہ مسافر کی علمیت نے "متروک شدہ" بنا دیا ہے) اور اسے ترک کر چکے ہیں اور اس کے حوالہ جات کو اپنے لئے سند نہیں سمجھتے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وہ ایڈیشن کیوں متروک قرار دیا گیا۔ اس میں کیا نقص تھا۔ جو اس کے ساتھ ایسا توہین آمیز سلوک روا رکھا گیا پھر یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ اسے "متروک" قرار دینے والا کون ہے۔ تصنیف تو یہ پنڈت دیانند کی ہے۔ اسے متروک کرنے کا کسی کو حق تھا۔ تو انہیں کو۔ اگر انہوں نے اسے ترک کیا۔ تو ان کا کوئی اعلان پیش کیا جائے۔ لیکن جب انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ تو ان کے متبعین کا ان کی کسی تصنیف کو متروک قرار دینا۔ اور اس میں ترمیم و تنسیخ کر کے اس میں اپنے حسب منشاء رد و بدل کرنا کہاں کی ایمانداری اور سعادتمندی ہے۔ اور ان کی طرف سے ایسی جسارت صاف بتا رہی ہے کہ ان کے نزدیک اس کتاب کا پایہ کیا ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ پنڈت دیانند جی نے جو "ستیارتھ پرکاش" لکھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی جرح کی کہ آریہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اور حضور علیہ السلام کے اعتراضات سے بچنے کے لئے انہوں نے "ستیارتھ پرکاش" کا ایک نیا ایڈیشن شائع کیا جس میں سے تمام وہ باتیں خارج کر دیں جو ان کے خیال میں محل اعتراض ہو سکتی تھیں۔ اور اسی کو "آریہ مسافر" کا فاضل مدیر "متروق شدہ ستیارتھ پرکاش" بتا رہا ہے۔ حالانکہ اصل ستیارتھ پرکاش وہی ہے۔ جو پنڈت دیانند جی نے لکھی جسے آریہ سماجی مستند "ستیارتھ پرکاش" بتاتے ہیں۔ یہ تو خود ان کے خیالات اور افکار کی دست برد کا نتیجہ ہے۔

پنجاب میں مقدمہ بازی

اہل پنجاب پر قرض کا جو بار گراں ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ کہ ناتوانوں پر بوجھ کا کتنا بڑا پہاڑ ہے۔ پھر یہ قرض جس سرعت سے بڑھ رہا ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ چند سال قبل یہ مقدار صرف ۹۰ کروڑ تھی۔ جو اب بڑھتے بڑھتے ۱½ سو کروڑ تک پہونچ چکی ہے۔ لیکن اہل پنجاب کی زندہ دلی قابل داد ہے۔ کہ ایسے روح فرسا حالات اور اقتصادی تباہی کے باوجود ڈائرکٹر انفارمیشن بیورو پنجاب کی اطلاع کے مطابق یہ لوگ ۱۲ کروڑ روپیہ ہر سال شوق مقدمہ بازی کو فرو کرنے کے لئے صرف کرتے ہیں۔

تعلیم کی کمی کی وجہ سے ہمارے ہاں جس قسم کے مقدمات ہوتے ہیں ان کی حقیقت سب کو معلوم ہے۔ محض ضد اور جہالت کی وجہ سے برسوں عدالتوں کی خاک چھانی جاتی اور روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ گھر میں کسی منصف مزاج ثالث کے فیصلہ کو ماننے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ انہیں بعد صرف زر کثیر سرکاری افسر کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ ضرورت ہے۔ کہ مقدمہ بازی کی لعنت سے ملک کو

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

ختم نبوّت پر پیسہ اخبار کے اعتراضات کے جواب

پیسہ اخبار لاہور ۳۰ اگست میں "سودیشی نبی" کے سوقیانہ عنوان کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعض اعتراضات کئے گئے ہیں۔ ان اعتراضات کے اس حصہ کو جس میں محض دلآزار کلمات ہیں۔ اور تہذیب و شرافت کو بالائے طاق رکھ کر بازاری رنگ میں افترا پردازی اور بیہودہ سرائی کی گئی ہے۔ نظر انداز کر کے ہم صرف ان باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ جن سے ناآشنا لوگ دھوکا کھا سکتے ہیں :

پہلا اعتراض اور اسکا جواب

لکھا ہے "قرآن کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہتا ہے۔ مرزائی خاتم کے معنی مہر بنا کر سلسلۂ نبوت کو جاری رکھیں گے۔" مطلب یہ کہ قرآن کریم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دے کر سلسلۂ نبوت بند کر دیا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ باوجود اس کے اجرائے نبوت کی قائل ہے۔ اور اس طرح قرآن پاک کی خلاف ورزی کر رہی ہے :

خاتم النبیینؐ کے معنوں میں اختلاف

خاتم النبیینؐ کے لفظ کے متعلق ہمارا اور غیر احمدی احباب کا اختلاف یہ ہے۔ کہ وہ خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہر قسم کی نبوت کا آپ کے ساتھ خاتمہ ہو گیا۔ اور آیندہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ لیکن ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبوت تشریعی فی الواقع بند ہو چکی۔ اور اب کوئی شخص ایسا نبی نہیں ہو سکتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور اس کی جگہ کسی اور شریعت پر نجات کا مدار رکھے :

فیصلہ کا آسان طریق

اب اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے اس سے بہتر صورت کوئی نہیں ہو سکتی۔ کہ خود خاتم النبیین کی طرف رجوع کیا جائے۔ اور آپ کے اس کلام کی تشریح خود آپ ہی کے دوسرے ارشادات اور فرمودات سے چاہی جائے۔ اور اگر ہمارے مخالف حضرات اس نہایت ہی آسان اور شک و شبہ سے پاک فیصلہ کی طرف آجائیں۔ تو انہیں بہت جلد اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑے :

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

ابن ماجہ کتاب الجنائز میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی گئی ہے۔ کہ حضور نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر فرمایا۔ لو عاش ابراھیم لکان نبیا (ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۲۳۷ مصری) یعنے اگر یہ میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضروری نبی ہوتا۔ آیت خاتم النبیین ۵ھ میں حضرت زینب کے نکاح کے بعد نازل ہوئی۔ (تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۵۶۴) اور آپ کے فرزند کی وفات ۱۰ھ میں واقع ہوئی۔ (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) اب معاملہ صاف ہے۔ آیت خاتم النبیین کے نزول کے پانچ سال بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنی زبان مبارک سے اپنے بعد اجرائے نبوت کا امکان بیان فرمانا صاف ثابت کر رہا ہے۔ کہ ہمارے مخالفین اس آیت کا جو مفہوم سمجھے ہوئے ہیں۔ وہ غلط ہے :

ایک شبہ کا ازالہ

بعض لوگ دھوکا دینے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ وہ زندہ اسی لئے نہ رہے۔ کہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔ لیکن انہیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس صورت میں ابراہیم کے لئے وجہ فضیلت کونسی ہے جو اتنے عظیم الشان پیغمبر نے بیان فرمائی اگر یہ نعوذ باللہ جھوٹی ہی تعریف تھی۔ اور محض اس وجہ سے کر دی گئی۔ کہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ تو ایسی تعریف تو دوسروں کے متعلق بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کسی لغو بات کا منسوب کرنا شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ اور جو شخص ایسی جرأت کرتا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ وہ آپ کے حقیقی مقام کی بلندی سے بے خبر ہے۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ حضور کا یہ فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ حضور کے بعد فی الواقعہ کسی قسم کی نبوت کا حصول ممکن تھا :

حدیث کی صحت

اس زبردست دلیل کا کوئی اور جواب نہ رکھتے ہوئے بعض لوگ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ لیکن یہ بھی حد درجہ کی دیدہ دلیری اور بیباکی ہے۔ کہ جس حدیث کو اپنے ذاتی آراء و افکار کے خلاف دیکھا۔ اُسے وضعی قرار دے دیا۔ کوئی ایماندار دیانتدار اور تقوٰی شعار انسان ایسا نہیں کر سکتا۔ جبکہ ائمہ سلف اسے صحیح مانتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ ملا علی قاری نے اپنی کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۶۹ میں اسے صحیح قرار دے کر ان تمام شبہات کا جو اس کی صحت میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ مدلل رد کیا ہے۔ شہاب علی البیضاوی جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ میں بھی اسے صحیح تسلیم کیا گیا ہے علاوہ ازیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نواس بن سمعان کی حدیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہکر پکارا ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ ختم نبوت کے وہ معنی نہیں سمجھتے تھے۔ جو آج ہمارے مخالفین پیش کر رہے ہیں۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا یہ قول کہ قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہ (درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴) بھی ہماری تائید میں ہے۔

ائمہ سلف کی شہادت

ان شہادات کے علاوہ ائمہ سلف اور بزرگان دین بھی ہمارے ہم خیال ہیں۔ ملا علی قاری کا ایک حوالہ اوپر دیا جا چکا ہے۔ شیخ الہند شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی جو بارھویں صدی کے مجدد ہونے کے مدعی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس (تفہیمات الٰہیہ تفہیم صفحہ ۵۳) یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہ ہوگا جسے خدا تعالےٰ نئی شریعت دیکر مامور کرے

شیخ محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں۔ وما کان من جملة ما فیها تنزیل الشرائع فختم اللہ هذا التنزیل بشرع محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکان خاتم النبیین (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۵۶) ان کے علاوہ شیخ عبدالکریم صاحب جیلی الانسان الکامل جلد ۱ صفحہ ۹۸ پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اپنے مکتوب ۳۰۱ جلد اول صفحہ ۴۳۲ پر حضرت مرزا مظہر جان جاناں مقامات مظہری صفحہ ۸۱ پر مولانا محمد قاسم صاحب بانیٔ مدرسہ دیوبند تحذیر الناس صفحہ ۳ و صفحہ ۲۸ پر صاف اور واضح الفاظ میں ہمارے پیشکردہ معانی کی تائید کرتے ہیں۔ اور امید ہے۔ پیسہ اخبار کے مدیران حوالجات کو دیکھنے کے بعد ہمارے متعلق اپنی رائے کی اصلاح کر لیں گے :

حدیث لانبی بعدی پر اعتراض

اس کے بعد آپ لکھتے ہیں۔ کہ :

"پیغمبر آخر الزمان یعنے محمد مصطفٰےؐ احمد مجتبیٰ نے اپنے آخری خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ لانبی بعدی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ جو دعوئے نبوت کرے گا جھوٹا اور کذاب ہوگا۔ لیکن سودیشی نبی کے چیلے چانٹے اس بات

کو کبھی نہیں مانیں گے"۔

معترض کا یہ قول کہ محمد مصطفےٰ نے اپنے آخری خطبہ میں یہ فرمایا تھا۔ بالکل غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ یہ جنگِ تبوک کا واقعہ ہے۔ معترض اگر حدیث کے سارے الفاظ نقل کر دیتا۔ تو غالباً اسے اعتراض کی ضرورت ہی پیش نہ آتی۔ حدیث اس طرح ہے۔ قال رسول اللہ صلعم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی

حدیث کا صحیح مطلب

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک کے لئے تشریف لے جانے لگے۔ تو حضرت علی کو مدینہ میں اپنا خلیفہ مقرر کر کے چھوڑ دیا۔ اور جب حضرت علی رضؓ نے ہمرکابی کا شرف حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ تو آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ جنکا مفہوم یہ ہے۔ کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے۔ کہ میرے خلیفہ بنو جس طرح حضرت موسےٰ کے طور پر جانے کے بعد ہارون ان کے خلیفہ مقرر ہوئے تھے لیکن اتنی بات ہے۔ کہ موسےٰ کی خلافت کرنے والے ہارون نبی تھے۔ لیکن تم میرے بعد نبی نہیں ہو گے۔ محض خلیفہ ہو گے جو صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس بعدی سے مراد جنگ تبوک کے زمانہ کا بعد ہے۔ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے باہر رہنا تھا۔ اور اگر بعدی کے معنی میری موت کے بعد کے کئے جائیں۔ تو عبارت بالکل مہمل ہو جاتی ہے۔ دونوں جملوں میں کوئی تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور حضرت علی کی حضرت ہارون کے ساتھ مشابہت باطل ہو جاتی ہے۔ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے طور پر جانے کے بعد آپ کے خلیفہ ہوئے تھے۔ نہ کہ وفات کے بعد کیونکہ آپ تو حضرت موسےٰ کی زندگی میں ہی وفات پا گئے تھے (عینی جلد، صفحہ ۶۳۱)

کیا ہی عجیب بات ہے۔ کہ آپ اثبات خلافت تو زندگی کی حالت کا کریں۔ اور نبوت کا استثناء اپنی موت کے بعد کا۔ ایسی اٹل بے جوڑ اور بے ربط بات کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا آپ کی توہین ہے جسے کوئی غیر تمند ایمان دار ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔

لا نفی جنس کا نہیں

اس بات کی وضاحت کے لئے کہ لا نبی بعدی میں لا نفی جنس کا نہیں۔ ہم ایک دو امثلہ بھی پیش کر دیتے ہیں ایک حدیث ہے۔ اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہٗ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ (بخاری جلد ۲ کتاب الخمیس)

یعنے جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہو گا۔ اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد قیصر نہیں ہو گا۔ حالانکہ اس کسریٰ کے بعد اور کسریٰ اور اس قیصر کے بعد اور قیصر ہوئے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ لا نفی جنس کا نہیں۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ اس شان و شوکت اور دبدبہ کا کوئی کسریٰ یا کوئی قیصر اب دونوں کے بعد نہیں ہو گا جس مقام کو یہ حاصل کر چکے ہیں۔ اس تک ان کا اور کوئی جانشین نہ پہنچ سکے گا۔ اسی طرح ایک مشہور قول ہے۔ لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار تو کیا اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ حضرت علی رضؓ کے بعد دنیا میں کوئی شجاع اور جوانمرد نہیں ہوا۔ اور ذوالفقار کے بعد کوئی تلوار نہیں ہوئی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس سے مراد صرف حضرت علی رضؓ کی شجاعت کا کمال اور ذوالفقار کی دوسری تلواروں پر فوقیت ہے۔ یہ لا جنس کی نفی نہیں کرتا۔ جو ثبوت ہے اس امر کا کہ لا نبی بعدی میں لا جنس نبوت کو مانع نہیں۔

آخری اینٹ والی حدیث

معترض نے لکھا ہے۔ کہ

"رسول کریم کا فرمان ہے۔ کہ ایوان نبوت تیار ہو چکا تھا لیکن اس میں آخری خشت کی جگہ خالی تھی۔ جو میری آمد سے پُر ہو گئی۔ اور اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ لیکن سودیشی اور خانہ ساز نبوت کے عاشق اور دلدادگان قرآن۔ حدیث اور انبیاء کو جھٹلائیں گے۔ مگر کذب و افتراء کے تودہ سے کبھی موںہہ نہیں موڑیں گے۔ ضد ہو تو ایسی۔ فاعتبروا یا اولی الابصار"

معترض نے حدیث پر غور نہیں کیا۔ ورنہ مطلب واضح ہو جاتا۔ حدیث مذکور میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پہلے الفاظ یہ ہیں کہ مثلی و مثل الانبیاء من قبلی الخ۔ یعنے میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک مکان کی ہے۔ جو کسی شخص نے بنایا۔ اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی۔ پس وہ آخری اینٹ میں ہوں۔

حدیث کا صحیح مطلب

اس کے متعلق غور کرنا چاہیئے۔ کہ اس میں من قبلی کے الفاظ صاف طور پر موجود ہیں۔ جو ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ کی یہ مثال ان انبیاء کی نسبت سے ہے۔ جو آپ سے قبل گذر چکے آئندہ کسی نبی کے آنے یا نہ آنے کا اس میں کوئی ذکر نہیں۔ اور اگر بالفرض اس ممانعت کا اثبات بھی مان لیا جائے۔ تو اس سے آئندہ کے لئے ایسے نبی کی نفی ہو سکتی ہے۔ جو آپ سے پہلے مبعوث ہونے والے نبیوں کی طرح مستقل اور بلاواسطہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو انبیاء شرائع لائے

وہ دنیا کی اقوام کے لئے نامکمل اور ناقص تھیں۔ دنیا کو ایک کامل شریعت کی ضرورت تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں لائے۔ اور اس طرح اس مکان میں جو نقص تھا۔ وہ رفع ہو گیا۔ اور جو خلا چلا آتا تھا۔ وہ پُر ہو گیا۔ یہی اس حدیث کا مطلب ہے۔ اس سے یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ کا ظل ہو۔ اور آپ کے فیضان کے ذریعہ اس مرتبہ اور مقام پر پہنچا ہو۔ ایسا نبی تو فی الواقع نہیں آ سکتا۔ جو نئی کتاب اور نئی شریعت لائے۔ اور قرآن مجید کو ناقص قرار دے کر اسے منسوخ کرے۔ اور اس طرح اپنے لئے اس ایوان میں ایک مستقل جگہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی جگہ کو خالی کر کے حاصل کرنا چاہے۔ لیکن جس نبی کی آمد نہ صرف یہ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے مقام سے کسی طرح تنزل کرنے والی نہ ہو۔ بلکہ آپ کے درجہ کو بہت بلند و بالا کر کے ظاہر کرنے والی ہو۔ اس کا آنا اس حدیث کے کسی لفظ کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

"پیسہ اخبار" کو مشورہ

مدیر پیسہ اخبار کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کہ وہ اگر تحقیق حق کا خواہاں ہے۔ تو فضول باتوں اور بے ہودہ دشنام طرازی کی کمینہ اور ذلیل عادت کو ترک کر کے شریف انسانوں کی طرح قرآن و حدیث کی بناء پر مدلل طور پر اپنے اعتراضات پیش کیا کرے۔ اور ہم سے بھی قرآن و حدیث کے رو سے ہی جوابات لے۔ اعتراض کرنے کا جو طریق اس نے ایک عرصہ سے اختیار کر رکھا ہے۔ اور جسے اسوقت تک ہم نظر انداز کرتے رہے ہیں۔ یہ خبث باطن اور اندرونی گند کا مظاہرہ تو کر سکتا ہے لیکن اس غرض کو کسی صورت میں پورا نہیں کر سکتا جو علمی مذاکرات کی ہونی چاہیئے۔

"پیسہ اخبار" کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ اس میں ایک عرصہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس و محترم پیشوا کے متعلق نہایت دلآزارانہ طریق پر بے ہودہ سرائی۔ بہتان طرازی اور الزام تراشی کا سلسلہ جاری ہے۔ اور نہایت ہی پست اخلاق سے کام لیا جا رہا ہے۔ ہم اسلامی تعلیم کے پابند ہونے کی وجہ سے اسے اسی کی زبان میں مخاطب کرنے سے معذور ہیں۔ ورنہ اسے بہت جلد قدرِ عافیت معلوم ہو جاتی۔ اور حواس درست ہو جاتے۔ اسے بھی چاہیئے۔ کہ اختلاف عقائد کو اس کی حد کے اندر رہنے دے۔ اور ہمیں خواہ مخواہ اسلام سے خارج کرنے کی ناکام و ناجائز کوشش کرتے ہوئے اپنے آپکو انسانیت سے خارج نہ کر دیا کرے۔

تاریخ الاسلام

عہد عثمانی میں عساکر اسلامی کی فتوحات

رومیوں اور اہل افریقہ کے درمیان لڑائی

مصر - افریقہ اور اندلس وغیرہ جملہ ممالک اسلامی حکومت کے ماتحت آنے سے پیشتر ہرقل شاہ قسطنطنیہ کے باجگزار تھے جب عبد اللہ بن ابی سرح نے افریقہ فتح کیا۔ خراج مقرر کرکے صلح کرلی۔ اور ملکی انتظامات درست کرنے کے بعد مصر واپس آگئے۔ تو قسطنطین نے اپنا ایک سردار بحری فوج کے ساتھ اہل افریقہ کے پاس خراج وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ اور اسے حکم دیا۔ کہ جسقدر مال انہوں نے مسلمانوں کو دیا ہے۔ اسی قدر تم بھی وصول کرنا۔ قرطاجنہ پہنچ کر جب خراج کا مطالبہ کیا گیا۔ تو اہل افریقہ نے خراج دینے سے انکار کر دیا۔ اور عذر یہ پیش کیا۔ کہ جب ہمارے ملک پر مسلمان حملہ آور ہوئے۔ تو قیصر ہماری کوئی امداد نہ کرسکا اس لئے اب قیصر کی سیادت تسلیم کرنا اور اسے خراج دینا ہمارے لئے ضروری نہیں۔ اس پر کشمکش بڑھنے لگی۔ اور رومیوں اور اہل افریقہ کے درمیان لڑائی ہوگئی جس کے نتیجہ میں رومیوں نے اہل افریقہ کو شکست دیدی۔

حضرت معاویہؓ کی پیشقدمی

اہل افریقہ نے جرجیر کے قتل کے بعد ایک اور شخص کو اپنا بادشاہ بنالیا تھا۔ وہ اس جنگ سے بھاگ کر شام میں حضرت معاویہؓ کے پاس چلا گیا۔ حضرت معاویہؓ نے تمام حال سنکر ایک لشکر بسر کردگی حضرت معاویہؓ بن حدیج سکونی افریقہ کی طرف روانہ کیا۔ انہوں نے قمونیہ میں پڑاؤ ڈالا۔ بطریق جو قسطنطین کی طرف سے یہاں کا حاکم بن بیٹھا تھا۔ تیس ہزار فوج لے کر مقابلہ پر آیا۔ لشکر اسلام سے جنگ ہوئی۔ تو رومی لشکر ہزیمت کھاکر بھاگ نکلا۔ اور قلعہ جلولا میں پناہ گزین ہوگیا۔ مسلمانوں نے چاروں طرف سے قلعہ کا محاصرہ کرکے منجنیق نصب کردی۔ اور اسقدر سنگ باری کی۔ کہ ایک طرف کی فصیل گر پڑی۔ تب اسلامی لشکر اللہ اکبر کے نعرے بلند کرتا ہؤا قلعہ میں داخل ہوگیا اور رومیوں کو مفتوح کرلیا۔ عبد اللہ بن نافع بن عبد القیس حاکم افریقہ مقرر کئے گئے۔

اسکندریہ پر حملہ

رومی افریقہ میں شکست کھانے کے بعد اسکندریہ کی طرف بڑھے۔ اور قسطنطین قیصر روم خود چھ سو کشتیاں لے کر حملہ آور ہؤا۔ یہاں حضرت عبد اللہ بن نافع نے مدافعت کی۔ حضرت معاویہؓ بھی اپنا شامی لشکر لے کر مدد کے لئے آگئے۔ اور خونریز لڑائی ہوئی۔ نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ قسطنطین شکست کھا کر بھاگا۔ اور قبرص کو اس نے اپنا بحری مرکز اور جنگی سامان کا صدر مقام بنالیا۔

فتح قبرص

حضرت معاویہ جو اضلاع شام کے مستقل حاکم تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ہی ایک دفعہ آپ سے حمص سے قبرص پر فوج کشی کی اجازت طلب کی تھی۔ حضرت عمر نے قبرص کی کیفیت اور راستوں کی حالت دریافت فرمائی۔ تو حضرت معاویہؓ نے بحری مشکلات کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ جہاں تک نظر کام دیتی ہے۔ راستہ میں سوائے آسمان اور پانی کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ اگر پانی ٹھہرا رہے۔ اور موجیں نہ اٹھیں۔ تب بھی دریا پر سفر کرنے والوں کے دل مارے خوف کے بیٹھے جاتے ہیں۔ اور اگر دریا طغیانی پر ہو تو عقلیں گم ہوجاتی ہیں۔ سلامتی کے ساتھ دریا کو عبور کرنے کا یقین کم ہوتا ہے۔ اس پر حضرت عمر نے قبرص پر حملہ کی اجازت نہ دی۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے تو حضرت معاویہ نے دوبارہ حضرت عثمانؓ سے اجازت طلب کی۔ حضرت عثمان نے چند شرائط کے ساتھ اس حملہ کی اجازت دی۔ جن میں سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ اس بحری حملہ میں جس شخص کا جی چاہے شریک ہو۔ کسی کو شرکت کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔ حضرت معاویہؓ کی تحریک پر ایک گروہ قبرص پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار ہوگیا حضرت ابوذر غفاری۔ حضرت ابو الدرداء۔ شداد بن اوس عبادہ بن صامت اور ان کی اہلیہ ام حرام بنت ملحان بھی اس میں شامل تھیں۔ سالار لشکر حضرت عبد اللہ بن قیس مقرر کئے گئے۔ قسطنطین قیصر روم اسکندریہ سے شکست کھا کر قبرص میں آیا تو اس کے تعاقب میں مصر کا اسلامی لشکر بھی کشتیوں میں سوار ہوکر پہنچ گیا۔ ادھر ساحل شام سے مذکورہ بالا اسلامی لشکر ساحل قبرص پر اتر پڑا

صلح کی اہم شرائط

اہل قبرص اسلامی جمعیت کو دیکھ کر سخت خوفزدہ ہوئے اور انہوں نے لڑنا خلاف مصلحت سمجھا۔ اور مصالحت کا پیغام دیدیا چنانچہ مسلمانوں نے مندرجہ ذیل شرائط پر صلح منظور کرلی۔ اول ۷ ہزار دینار سالانہ خراج وہ مسلمانوں کو دیا کریں گے۔ اس کے علاوہ وہ اگر کوئی خراج شاہ روم کو بھی ادا کریں۔ تو مسلمانوں کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ دوم مسلمان قبرص کے سوا اگر ان دیگر ممالک کا جو اہل قبرص کی حد میں ہیں قصد کریں۔ تو اہل قبرص مزاحم نہ ہونگے سوم اہل قبرص مسلمانوں کی طرف سے ان کے دشمن رومیوں کی نقل و حرکت کی اطلاع رکھیں گے۔ اور اگر وہ ادھر کا قصد کریں تو مسلمانوں کو خبر دیں گے۔ چہارم۔ وہ مسلمانوں کو اپنے ملک میں سے ہوکر ان کے دشمنوں کے ملک میں جانے کا رستہ دے دیا کریں گے۔

قسطنطین کی ہلاکت

ان شرائط پر صلح ہوگئی۔ اور قسطنطین وہاں سے بھی فرار ہوکر قسطنطنیہ پہنچا۔ جہاں جاکر فوت ہوگیا۔ لیکن ایک اور روایت میں آتا ہے۔ کہ اہل قبرص نے قسطنطین کو مسلمانوں کے مقابل پر شکست پر شکست کھاتے دیکھ کر ایک دن جبکہ وہ حمام میں تھا۔ قتل کردیا۔ اور اسطرح قبرص پر بڑی آسانی کے ساتھ مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔

ام حرام رضؓ کا واقعہ شہادت

اہل اسلام جب فتح قبرص کے بعد واپس ہوئے۔ اور مسافت دریا طے ہوگئی۔ تو لوگ اپنا اپنا سامان کشتیوں سے اتارنے اور اونٹوں وغیرہ پر لادنے لگے۔ عبادہ بن صامت بھی سب کے ساتھ اپنی بیوی ام حرام کو لے کر کشتی سے اترے۔ اور انہیں ایک گھوڑے پر سوار کیا۔ اچانک گھوڑا بدک کر بھاگ پڑا۔ ام حرام گر پڑیں۔ اور گردن ٹوٹ گئی۔ گردن ٹوٹتے ہی وہ فوت ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احادیث میں بروایت انس بن مالک مذکور ہے کہ ام حرامؓ نے بیان کیا۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کے وقت سوئے۔ جب آپ خواب سے بیدار ہوئے تو آپ متبسم تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ کیوں مسکرائے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ بحری سفر کرینگے اور کشتیوں پر سوار ہوکر جہاد کریں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ دعا کیجئے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپ نے فرمایا تم بھی انہی میں ہوگی۔ یہ کہکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر سو گئے۔ جب آپ دوبارہ بیدار ہوئے۔ تو پھر ہنستے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے وجہ دریافت کی۔ تو وہی کلام سابق آپ نے دوہرایا۔ ام حرام کہتی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ آپ دعا فرمائیں خدا تعالےٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپ نے فرمایا ام حرام تم تو پہلے گروہ میں ہوگی۔ راوی کا بیان ہے۔ کہ اس کے بعد حضرت عبادہ بن صامت نے ام حرام سے نکاح کیا۔ اور انہیں اس دریائی سفر میں اپنے ہمراہ لے گئے۔ اور اسی سفر میں وہ فوت ہوکر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مجاہدین میں شامل ہوگئیں علامہ بلاذری کا قول ہے۔ کہ ام حرام نے اس چوٹ کے صدمہ سے قبرص میں انتقال کیا۔ اور اسی جگہ ان کی قبر ہے۔ جو عورت صالحہ کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔

جزیرہ روڈس کی فتح

قبرص سے فارغ ہوکر مسلمانوں نے روڈس کا قصد کیا۔ کئی خونریز معرکوں کے بعد اس پر ان کا قبضہ ہوگیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس جزیرے میں ایک بہت بڑا تانبے کا بت تھا۔ جس کی ایک ٹانگ جزیرہ کے ساحل پر اور دوسری ٹانگ ساحل کے قریبی ٹاپو پر تھی اور ان دونوں ٹانگوں کے درمیان اتنی چوڑی آبنائے تھی۔ کہ جہاز اس کے اندر ہوکر گذر جاتے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے اس بت کو توڑ کر

تحقیق الادیان

پیدائش کے متعلق پنڈت دیانند صاحب کی عجیب تھیوری

توحید اور روح و مادہ کی ازلیت

آریہ سماج توحید پرستی کے ادعا کے باوجود روح اور مادہ کو اللہ تعالیٰ کی طرح ازلی ابدی مانتی ہے۔ اور ان پر اس خالق کل شیئ کا کوئی اقتدار اور تسلط تسلیم نہیں کرتی۔ اور کر بھی کیسے سکتی ہے۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے خلق نہیں کیا اور جو اس کی طرح اپنی ذات اور صفات میں بالکل انڈی پنڈنٹ اور خود مختار ہے۔ اسے اس کے قبضۂ اقتدار میں دیدینے کی کیا وجہ ہوسکتی ہے

روح انسان کے اندر کس طرح داخل ہوتی ہے۔ یہ ایک سوال تھا۔ جو پنڈت دیانند صاحب کے سامنے پیش کیا گیا۔ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کا روح کی کسی حرکت و سکون پر کنٹرول تسلیم کرنا آریہ سماجی توحید کے منافی اور مغائر تھا۔ اس لئے پنڈت جی نے اس کا ایک عجیب و غریب جواب ستیارتھ پرکاش میں دیا ہے جسے احباب کرام کی معلومات میں اضافہ کے لئے ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

جنم اور موت کے متعلق سوال اور جواب

سوال۔ جنم اور موت وغیرہ کس طرح سے ہوتے ہیں۔

جواب:۔ لنگ شریر یعنی جسم رقیق (روح) اور ستھول شریر جسم کثیف باہم مل کر جب ظاہر ہوتے ہیں۔ تب اس کا نام جنم یعنی پیدائش ہوتا ہے۔ اور دونو کی علیحدگی سے غائب ہوجانے کو موت کہتے ہیں۔ سو اس طرح سے ہوتا ہے کہ روح اپنے اعمال کے نتائج سے گردش کرتی اور اپنے افعال کی تاثیر سے گھومتی ہوئی پانی یا کسی اناج یا ہوا میں ملتی ہے پھر جب وہ پانی یا کسی بوٹی وغیرہ کے ساتھ مل جاتی ہے۔ تو جیسے جیسے افعال کا اثر یعنی جتنا سکھ یا دکھ ہونا ضروری ہے خدا کے حکم کے موافق ویسی جگہ اور ویسے ہی جسم میں مل کے شکم مادر میں داخل ہوجاتی ہے پھر جب حیوان یا انسان میں وہ غذا کے ساتھ اندر چلی جاتی ہے۔ اس کے جسم کے حصہ کی کشش سے اس کا جسم بنتا ہے۔ اسی طریقے جو پرمیشر نے مقرر کر رکھا ہے۔ روح نکلنے کے بعد آفتاب کی کرنوں کے ساتھ اوپر کو کھینچی جاتی ہے۔ اور پھر چاند کے نور کے ساتھ (اوس کی طرح) زمین پر کسی بوٹی وغیرہ پر گرتی ہے۔ پھر بموجب طریقہ مذکورہ بالا جسم اختیار کرتی ہے۔"

(ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء آٹھواں سمولاس صفحہ ۲۶۳)

موجودہ ستیارتھ پرکاش میں تحریف

غیروں میں اس تھیوری کو جو قبولیت حاصل ہوسکتی ہے۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہوسکتا ہے۔ کہ خود آریہ سماجیوں نے اسے غیر معقول سمجھ کر پنڈت جی کی ستیارتھ پرکاش سے نکال دیا ہے۔ چنانچہ آریہ پستکالیہ لاہور کی طرف سے شائع شدہ مستند اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس کے آٹھویں سمولاس میں نہ تو یہ سوال درج ہے۔ اور نہ ہی پیدائش عالم کے متعلق یہ اعلیٰ درجہ کی تھیوری بطور جواب وہاں موجود ہے۔ اور کسی گورو کی جس بات کو خود اس کے پیرو اور اس کی اتباع کو مدار نجات قرار دینے والے اس کی تحریرات سے یوں نکال کر باہر پھینک دیں۔ جس طرح مکھن سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ تو اس کے غیر معقول ہونے پر کسی لمبی چوڑی بحث یا جرح و تنقید کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

پیدائش میں مرد و عورت کا حصہ

پنڈت دیانند جی نے یہ الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ بالکل موٹی عقل اور سطحی فہم کے مالک تھے۔ ورنہ یہ امر تو ایک نادان بچہ بھی جانتا ہے۔ کہ روح کا تعلق صرف والدہ سے نہیں بلکہ ماں باپ دونوں سے ہوتا ہے۔ اب اگر روح پوری کی پوری کھانے پینے کی چیزوں کے ذریعہ عورت کے اندر داخل ہوگئی۔ تو پھر بچہ کی پیدائش کے لئے مرد کی احتیاج کیا باقی رہ گئی اگر تو وہ یہ کہہ دیتے۔ کہ روح دو ٹکڑے ہوکر دو مختلف چیزوں پر گرتی ہے۔ اور آدھی آدھی ہوکر مرد و عورت دونو کے اندر داخل ہوجاتی ہے تو بھی ایک بات تھی۔ اور اگرچہ یہ خیال پھر مزید اعتراضات کا محل ہوجاتا۔ لیکن مرد کی احتیاج تو پیدائش کے لئے ثابت ہوجاتی۔ مگر آپ نے جو عجیب و غریب خیال دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس سے تو بچہ کی پیدائش میں مرد کے وجود کی ہی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔

زمین دوز مخلوق

پھر آریہ سماجیوں کو اتنا تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ مخلوق صرف زمین کے اوپر ہی تو نہیں۔ ہزاروں جانور اور کیڑے مکوڑے زمین کے نیچے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی مائیں روح کو جو سطح زمین پر بصورت اوس گھاس پات یا کسی بوٹی وغیرہ پر گری ہوتی ہے۔ کس طرح کھا جاتی ہیں۔ پھر ہزاروں لاکھوں اشیاء ایسی ہیں۔ جن کے اندر کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ان میں کہاں سے اور کس راہ سے روح آجاتی ہے۔ جب روح ایک جسم ہے۔ جو بصورت اوس آسمان سے گرتی ہے۔ تو از برائے خدا کوئی آریہ سماجی فلاسفر ہمیں بتادے۔ کہ جب ایک انڈے کے اندر بچہ مر جاتا ہے۔ تو اس کی روح کہاں سے اور کس طریق سے نکل جاتی ہے اور پھر جس صورت میں کہ انڈے کا چھلکا بدستور موجود رہتا ہے اس لاش کے اندر کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔ تو وہ روحیں اس کے اندر کس طرح داخل ہوجاتی ہیں۔ انہیں کونسی چیز انڈے کے اندر داخل کردیتی ہے۔ اسی طرح سینکڑوں اقسام کے کیڑے پانی کے اندر ہوتے ہیں۔ پھلوں کے اندر پیدا ہوجاتے ہیں۔ خود ہوا کے اندر کیڑوں کا وجود تسلیم کیا جاچکا ہے۔ تو ان سب جانداروں میں روح کس اوس کے ذریعہ پہنچ جاتی ہے۔

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

غرضیکہ اس تھیوری پر جتنا غور کرتے جاؤ۔ اس کی باریکیاں اور خد و خال یہ واضح کرتے جائیں گے۔ کہ سوامی دیانند جی کی علمی حیثیت کیا تھی۔ اور وہ اپنے اندر غور و فکر کی کس قدر اہلیت رکھتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ جو شخص اس قدر عام فہم اور موٹی بات کو بھی نہ سمجھ سکتا ہو اور ایسے پیش پا افتادہ حقائق بھی جس کی نظر سے اوجھل ہوں۔ وہ اگر قرآن کریم ایسی پر معارف اور حکیمانہ کتاب میں کوئی خوبی نہ دیکھتے ہوئے اس پر اعتراض ہی اعتراض کرتا چلا جائے۔ تو نہ تو اس کے اعتراضات کی کوئی حقیقت اہل علم طبقہ میں ہوسکتی ہے۔ اور نہ ہی بد زبانی اور بیہودہ سرائی کی وجہ سے اس کے متعلق کوئی شکایت کی جاسکتی ہے کیونکہ بمصداق فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ہر شخص اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق ہی بات کرسکتا ہے۔

آریہ سماجیوں میں بددلی

آریہ اخبارات اور ان کے لیڈر آئے دن یہ رونا روتے رہتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی سوامی دیانند کے اصول کو چھوڑتے جارہے ہیں۔ ان کا جیون پنڈت دیانند جی کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نہیں۔ سماج کے ساتھ وابستگی مٹتی جارہی ہے۔ نوجوانوں کے اندر اس تحریک کے لئے کوئی پریم کوئی عقیدت اور کوئی دلچسپی باقی نہیں رہی۔ لیکن وہ یہ کبھی سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے۔ کہ انس اور وابستگی ہو تو کس سے۔ بھلا یہ بھی کوئی باتیں ہیں۔ جن پر ایک تعلیم یافتہ اور سمجھدار انسان اپنے عقائد کی بنیاد رکھ سکے۔ اعلیٰ درجہ کی سائنس اور دیگر علوم و فنون کے مطالعہ کے بعد کون ایسا کودن ہوگا۔ جس کا دل و دماغ ایسی ایسی لایعنی باتوں کو قبول کرسکے۔ پس آریہ سماجیوں پر گلہ شکوہ فضول ہے۔ ان کا کوئی قصور نہیں۔ کسی چیز سے وابستگی اور عقیدت اسی قدر ہوسکتی ہے۔ جتنی اس کے اندر کشش اور جاذبیت ہو۔ عقل سلیم کو مطمئن کرنے کی اہلیت موجود ہو۔ علمی تحقیقاتوں سے مطابقت پائی جاتی ہو۔ اور چونکہ پنڈت دیانند جی کی تعلیم ان سب خصوصیات سے خالی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں۔ کہ نوجوان اس کی طرف متوجہ ہوسکیں۔

مراسلات

چنبہ میں مناظرہ
اور
پیغامیوں کو شکست فاش

چند دن ہوئے خاکسار چنبہ میں بغرض تبلیغ پہنچا۔ یہاں پیغامیوں کے بعض ہم خیال ہیں۔ چنانچہ ان کے دو نمائندے میرے پاس آئے۔ کہ آپ اس جگہ کام نہ کریں۔ کیونکہ اختلاف اچھا نہیں۔ میں نے کہا۔ اگر آپ کا خیال درست ہے۔ کہ ہم کو اختلاف نہیں کرنا چاہیئے۔ تو پھر آپ اس پر عمل کریں۔ جب میں لوگوں کو سمجھاؤں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے۔ تو آپ اختلاف نہ کریں۔ مگر انہوں نے کہا۔ یہ کسطرح ہو سکتا ہے۔ آخر وہ چلے گئے۔ اور میں نے کام شروع کر دیا۔

دو چار دن کے اندر ہی جب یہ رو پھیلنی شروع ہوئی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دعوےٰ غیر تشریعی نبوت کا تھا۔ تو پیغامیوں کے پریذیڈنٹ صاحب نے ایک شخص کو مولوی محمد علی صاحب کے پاس بھیجا۔ اور بعد میں خط بھی لکھا۔ کہ جلدی مبلغ بھیجو۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے بڑے بھائی اور مولوی دوست محمد صاحب تشریف لے آئے۔ بعض غیر احمدی دوست جنکو میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کروایا تھا۔ وہ ان کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے گئے۔ اور اللہ کے فضل سے کامیاب ہو کر آئے۔ اور صاف طور پر انہوں نے کہا۔ کہ مولوی دوست محمد ان کے سوالوں کے جوابات نہیں دے سکے۔

اس کے بعد غیر احمدی اصحاب میں شوق پیدا ہوا۔ کہ وہ میرے ساتھ بھی ان کی گفتگو سنیں۔ مگر مولوی دوست محمد جو ایک ایسے شخص سے ساکت ہو چکے تھے۔ جس نے تا حال احمدیت کو قبول ہی نہ کیا تھا۔ بھلا خاکسار کے ساتھ گفتگو کے لئے کب تیار ہو سکتے تھے۔ بہت حیلے بہانے کئے۔ کبھی کہا ریاست کی طرف سے اجازت نہیں۔ کبھی کہا ہم تقریر کرنے آئے ہیں۔ کبھی کہا ہماری آخری تقریر آدھ گھنٹہ کی ہو۔ اور کبھی کہا گفتگو پرائیویٹ ہو۔ اور ہمارے پاس ایسے آدمیوں کی فہرست بھیجدو جو آپ کے ساتھ ہوں گے۔ وغیرہ۔ مگر مجھے غیر احمدی معززین نے مجبور کیا۔ کہ جو بھی وہ شرائط پیش کریں۔ آپ مان لیں۔ اس پر ہم ان کے مکان پر چلے گئے۔ اور گفتگو شروع ہوئی۔ شرائط میں میری طرف سے ایک یہ بات بھی پیش کی گئی تھی۔ کہ ہر مقرر تقریر سے پہلے حلف اٹھائے۔ کہ وہ وہی بات پیش کریگا جو صحیح ہوگی اور جس پر اس کا ایمان ہوگا۔ لوگوں کو دھوکا نہ دے گا۔ چنانچہ خاکسار نے اس شرط کے مطابق اپنی تقریر آدھ گھنٹہ تک کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ازالہ اوہام کے صفحہ سے ایک حوالہ پڑھا۔ جس میں حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ "جو لوگ خدا تعالےٰ سے الہام پاتے ہیں۔ وہ بغیر بلائے نہیں بولتے۔ اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے۔ اور بغیر فرمائے کوئی دعوےٰ نہیں کرتے۔ اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب تک خدا تعالےٰ کی طرف سے بعض عبادات کے ادا کرنے کے بارہ میں وحی نازل نہیں ہوئی تھی۔ تب تک اہل کتاب کی سنن دینیہ پر قدم مارنا بہتر جانتے تھے۔ اور بروقت نزول وحی اور دریافت اصل حقیقت کے اس کو چھوڑ دیتے تھے" چنانچہ حضرت اقدس نے بھی اسی سنت پر عمل کیا۔ اور پہلے عام لوگوں کے رسمی عقیدہ کے ماتحت عیسےٰؑ کی حیات اور ان کے نزول آسمانی کے عقیدہ کو براہین احمدیہ میں درج فرمایا اور پھر خدا کے فرمان کے ماتحت اس عقیدہ کو ترک کر کے ان کی وفات کا اعلان کیا۔ چنانچہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۹ ایام الصلح صفحہ ۱۱۲ اعجاز احمدی صفحہ ۷ میں اس تبدیلی عقیدہ کا مفصل ذکر فرمایا۔ اسی طرح آپ نے ۱۸۹۹ء میں نبوت کی یہ تعریف کی کہ "نبی اور رسول کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتے ہیں"۔ اور جب تک حضور عام مسلمانوں کے خیالات کے مطابق نبوت کی مذکورہ تعریف کرتے رہے۔ اس وقت تک آپ نے ہی طرح اپنی نبوت سے انکار کیا۔ جس طرح قبل ازیں اپنے مسیح موعود ہونے سے ایک وقت تک انکار اور عیسےٰ کے آسمانی نزول کا اقرار کیا۔ مگر جب اللہ تعالےٰ نے بتا دیا۔ کہ نبی کی وہ تعریف ہی نہیں جو لوگوں میں مشہور ہے۔ تو آپ نے اعلان فرمایا۔ "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں۔ میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الہیٰ نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸) اور پھر فرمایا۔ خدا کی یہ اصطلاح ہے۔ جو کثرت مکالمات اور مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۵) اور پھر فرمایا نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بکثرت آئندہ کی خبر دے۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں۔ لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیشگوئیوں پر مشتمل ہوں۔ نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۱۸۱) غرض خاکسار نے اسی طرح قریباً ۱۵ حوالے ایسے پیش کئے۔ جن میں حضرت اقدس نے اپنی نبوت کا وضاحت سے اعلان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں میں نے یہ بھی کہا۔ کہ کسی کو نبی تسلیم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا بھی اس کو نبی کہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کے متعدد الہام ایسے پیش کئے۔ جن میں آپ کو نبی اور رسول کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اور مطالبہ کیا کہ کیا آپ جب سے دنیا بنی ہے۔ کوئی ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کسی محدث یا مجدد وغیرہ کو اس کثرت سے نبی اور رسول کہہ کر پکارا ہے۔ دوسرے جبکہ خدا کے علم میں حضرت مسیح موعودؑ نبی نہ تھے۔ تو آپ کو کیوں بار بار نبی اور رسول کر کے پکارا۔

پھر میں نے پوچھا۔ کہ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ میں رسول سے کیا مراد ہے۔ آیا محدث یا نبی۔ اگر محدث تو پھر تمام انبیاء گذشتہ کو بھی محدث ماننا پڑے گا۔ اور اگر نبی سے نبی ہی مراد ہے۔ تو پھر جب حضرت اقدس نے اپنے آپ پر اس آیت کو ایک غلطی کا ازالہ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۶ اور ۳۳۶ اور تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۷ وغیرہ مقامات میں اپنی تصدیق کے لئے تحریر فرمایا ہے۔ تو آپ کیوں نبی نہ ہوئے۔ پھر میں نے پوچھا۔ کہ اسی طرح مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا میں رسولا سے محدث مراد ہے۔ یا رسول و نبی۔ اگر محدث مراد ہے۔ تو پھر تمام انبیاء سابق کو بھی محدث ماننا پڑے گا۔ اور اگر اس سے بھی نبی ہی مراد ہے۔ تو پھر جب اس آیت کو حضرت مسیح موعود اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۶۵) اور اسی طرح تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں "سخت عذاب بغیر نبی پیدا ہونے کے آتا ہی نہیں جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ ایک طرف تو طاعون ملک کو کھا رہی ہے اور دوسری طرف ہیبت ناک زلزلے پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اے غافلو تلاش تو کرو۔ شاید تم میں کوئی خدا کا نبی قائم ہو گیا ہے"۔ تو حضرت اقدس کیوں نبی نہ ہوئے۔

یہ وہ سوال تھے۔ جو میں نے اختصاراً مولوی دوست محمد صاحب کے سامنے پیش کئے۔ مگر افسوس کہ مولوی دوست محمد صاحب نے ان میں سے کسی ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ سوائے چند ایسے حوالوں کے جو ۱۹۰۱ء کے پہلے کے تھے۔ مگر میں نے پھر دوسری باری میں ان کا جواب دیکر پھر اپنے حوالوں کو دوہرایا۔ اور سامعین کو بھی توجہ دلائی۔ مگر انہوں نے پھر بھی جواب نہ دیا۔ اور چند نئی باتیں پیش کر دیں۔ حالانکہ شرائط میں لکھا تھا۔ کہ آخری تقریر میں کوئی نئی بات پیش نہ کی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ کہ عام پبلک نے اس بات کا اقرار کیا۔ اور اس وقت تک کر رہے ہیں۔ کہ حضرت اقدس

سکرٹریان تبلیغ مندرجہ ذیل اعلان پڑھتے ہی فوراً آرڈر بھیج دیں وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے

یوم التبلیغ ۲۴ ستمبر ۳۴ء کیلئے

نہایت مفید ضروری تبلیغی مصالحہ

تبلیغ احمدیت

کے لئے بہترین اور ارزاں ٹریکٹ اور رسائل

سیرت مسیح موعود مؤلفہ خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ۔ جس میں حضرت صاحب کے حالات سیرت۔ دعویٰ اور دلائل۔ آپ کی مشکلات۔ پیشگوئیاں آپ کے کام آپ کے بعد آپ کے قائم کردہ سلسلہ کے حالات۔ غرضیکہ تبلیغی لحاظ سے نہایت جامع اور مکمل رسالہ ہے۔ قیمت قسم دوم اعلیٰ فی سینکڑہ آٹھ روپیہ۔ قسم اول ۲۔ **ایک تبلیغی ہمدردانہ خط** مؤلفہ حضرت میرزا بشیر احمد صاحب فی ۱۰۰ ۲/ **زندہ نبی و زندہ مذہب**۔ حضرت مسیح موعود کی نہایت دلچسپ اور شاندار تبلیغی تقریر اصل قیمت ۵ر تھی۔ مگر اب بغرض اشاعت فی روپیہ ۸ عدد۔ **تبلیغی مکتوب مسیح موعود بنام سر سید** فی اعلیٰ ۱۰۰ ا پانچ روپیہ **چشمہ صداقت**۔ مسائل احمدیت کی تفصیلی تبلیغ از حضرت مسیح موعود قیمت ۶ر مگر بغرض تقسیم فی روپیہ ۸ عدد۔ **پیغام آسمانی** حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تبلیغی لیکچر لنڈن فی ۲ر فی روپیہ ۱۰ عدد **اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں**۔ مجلد ۸ر اکو۔ بہترین تبلیغی رسالہ جس میں مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود کی متابعت کی اہمیت جتائی گئی ہے۔ ۶ عدد فی روپیہ۔ **احسانات مسیح موعود** حضرت صاحب کے کارہائے نمایاں کا بیان نہایت موثر اور دلآویز طریق میں۔ فی ۱۰۰ ۲/ **تائید حق** تعلیم یافتہ اور ستین طبقہ کے لئے بالخصوص موزون تبلیغی رسالہ فی ۵ر مگر بغرض اشاعت فی ۱۰۰ پندرہ روپیہ **حقیقۃ المجنون**۔ مخالفین کے مراق و جنون کا مسکت اور تحقیقی و الزامی جواب قیمت ۶ر بغرض اشاعت فی روپیہ ۶ عدد۔ **صداقت اسلام بر شہادت لیکھرام** باتصویر حضرت صاحب کے چمکتے ہوئے نشان کی تفصیل فی ۱۰۰ ۱/ **تبلیغی جنتری پرانی** جس میں ۱۲ دلائل وفات مسیح اور ۱۲ دلائل صداقت مسیح موعود ہیں۔ فی ۱۰۰ ۲/

فتنہ ثنائی

کی سرکوبی کے لئے تازہ ترین

ثناء اللہ امرتسری کا آخری فیصلہ بصورت اشتہار اس میں حضرت صاحب کا اشتہار بعنوان منکرانہ جواب ثنائی درج کیا گیا ہے فی سو ۸ر اس اشتہار کو گھر بہ گھر پہنچا دینا چاہیئے۔ **ثناء اللہ کو انعامی چیلنج** آخری فیصلہ کے متعلق فی ۱۰۰ ۱عہ ثناء اللہ کو نئی قسم کا چیلنج فی ۱۰۰ عہ

کتاب گھر۔ قادیان

کہئے آپ کا ہاضمہ تو درست ہے

آجکل اسی کی خرابی سے صحت بگڑتی ہے بخار وغیرہ بھی سب اسی کے فساد ہیں۔ ہاضمہ کا پورا خیال رکھیں۔ تو تمام موسمی تکلیفوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اس موسم میں بھی صحت کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہاضمہ کو مکمل صحت میں رکھنے کے لئے

"امرت دھارا" رجسٹرڈ

کا استعمال بکثرت جاری رکھنا چاہیئے۔ کوئی بھی تکلیف ہو جائے اسی پر زور دینا چاہیئے۔ اسے دستوں میں انار دانہ کے پانی سے بار بار پینا چاہیئے۔ اس کا استعمال ہر قسم کے انفلوانزا وغیرہ بخاروں سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ کمال درجہ کی اینٹی سیپٹک بھی ہے۔ ہاضمہ ٹھیک رہے گا تو قدرت کی نعمتوں سے بھی فائدہ اٹھا دینگے۔ اور آجکل بھی صحت کی ترقی ہو دیکھینگے

گھر میں رکھئے۔ جیب میں رکھئے۔ بھولئے نہیں صحت روپیہ اور وقت سب کو بچاوے گی

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ) نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے (عہ) نمونہ کی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

احتیاط:۔ نقلوں سے بچو۔ کیونکہ سخت و دیرینہ امراض ہیں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش بڑھا دیں گی صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۹۲ لاہور**

المشتہر:۔ مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

خریداران الفضل جن کے نام وی پی ہونگے

۱۶ ستمبر و ۱۵ اکتوبر کے مابین ان مفصلہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ ختم ہے۔ اگر چندہ منی آرڈر کے ذریعے نہ آیا تو اکتوبر کے پہلے ہفتہ میں وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں

(مینجر الفضل)

نمبر خریداری	نام
۱	غلام حسین صاحب
۲۴	مرزا برکت علی صاحب
۵۷	سید صادق صاحب
۱۳۰	میاں محمد یوسف صاحب
۱۳۲	چوہدری محمد عبد اللہ صاحب
۱۵۰	محمد افضل خان صاحب
۲۱۳	بابو محمد عثمان صاحب
۲۵۵	جناب عنایت علی صاحب
۲۵۶	غلام علی صاحب
۳۶۵	حامد حسین صاحب
۳۷۴	احمد الدین صاحب
۳۸۷	قدرت اللہ صاحب
۴۶۷	مرزا حسین بیگ صاحب
۸۷۳	مستری مہر اللہ صاحب
۹۳۰	مولوی غلام رسول صاحب
۹۷۹	خوشی محمد صاحب
۱۰۵۱	ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۰۵۳	ایم نظیر خان صاحب
۱۱۷۶	شیخ معراج الدین صاحب
۱۴۱۲	منشی طفیل احمد صاحب
۱۵۰۴	ایم احمد صاحب
۱۹۲۶	عطاء اللہ صاحب
۱۷۰۵	ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
۱۷۴۱	جان محمد صاحب
۱۹۱۱	میاں جان محمد صاحب
۱۹۳۱	چوہدری صاحب علی صاحب
۲۰۱۲	حافظ عبد الجلیل خانصاحب
۲۰۴۵	صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب
۲۱۷۲	عنایت اللہ خانصاحب
۲۲۷۶	محمد عبد الرشید صاحب
۲۵۳۵	حکیم ابو طاہر محمود صاحب
۲۷۶۹	عبد الرب صاحب
۲۸۵۴	قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۵۵	ملک محمد رفیق صاحب
۳۰۴۳	منشی عبد العزیز صاحب
۳۵۰۹	فضل احمد صاحب
۳۵۱۵	محمد شفیع صاحب
۳۶۵۳	محمد علی صاحب
۳۷۰۸	ناصر الدین صاحب
۳۸۹۷	مستری عطاء الرحمن صاحب
۳۹۰۵	چوہدری مولا بخش صاحب
۴۲۸۲	منشی عطا محمد صاحب
۴۳۳۱	سومبر خان صاحب
۴۳۴۴	عبد القادر صاحب
۴۳۹۷	چوہدری خیر الدین صاحب
۴۵۸۱	سید محمد عقیل صاحب
۴۷۹۵	چوہدری عبد الرحیم صاحب
۴۹۸۶	خان محمد صاحب
۵۲۳۳	محبوب عالم صاحب
۵۲۷۷	بابو اعجاز حسین صاحب
۵۴۶۸	ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۴۳	محمد شریف خانصاحب
۶۱۲۰	گلزار احمد خان صاحب
۶۶۰۳	اللہ بخش صاحب
۶۶۷۹	چوہدری محمد حسین صاحب
۶۹۰۳	اے ایچ حلیم صاحب
۶۹۲۰	ملک بہادر خان صاحب
۶۹۶۸	محمد اسمٰعیل صاحب
۷۰۶۷	عبد السلام صاحب
۷۱۳۷	فضل علی بھائی [illegible] صاحب
۷۲۱۴	محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۳۳	نور احمد خان صاحب
۷۵۲۳	عبد الرحیم صاحب
۷۵۴۶	منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۲	بابو محمد حنیف صاحب
۷۷۲۶	فیض احمد صاحب
۷۷۵۵	خواجہ عبد الغفار صاحب
۷۸۲۲	محمد الدین صاحب
۷۸۳۲	منشی برکت علی صاحب
۷۸۵۸	ملک گل محمد صاحب
۷۹۴۴	محمد زمان خان صاحب
۸۰۰۰	ارشاد علی صاحب
۸۰۴۸	محمد احمد صاحب
۸۱۴۵	منیر خان صاحب
۸۲۶۲	محمد عبد الحق صاحب
۸۳۰۳	غلام نبی صاحب
۸۳۱۴	قاضی محمد اسلم صاحب
۸۳۷۱	عبد الرزاق صاحب
۸۳۸۷	عطا بیگم صاحبہ
۸۴۰۹	حکیم سید محمد یٰسین صاحب
۸۴۲۳	شیخ منظور علی صاحب
۸۴۲۷	خواجہ حفیظ اللہ صاحب
۸۴۲۹	سکرٹری انجمن احمدیہ
۸۴۳۱	شیخ محمد مبارک اسمٰعیل صاحب
۸۵۲۵	میاں عبد العزیز صاحب
۸۵۳۳	منشی نصر اللہ خان صاحب
۸۵۵۲	حوالدار میجر علی محمد صاحب
۸۵۶۷	سردار امیر محمد خانصاحب
۸۶۴۱	احمد الدین صاحب
۸۶۶۱	جماعت احمدیہ چک ایم کریچ
۸۶۷۴	سید محمود شاہ صاحب
۸۸۱۸	عبد الغنی صاحب
۸۸۴۹	چوہدری سراج دین صاحب
۸۹۶۸	راجہ عبد الرحمن خانصاحب
۸۹۷۵	انڈیا موٹر سٹور
۸۹۷۸	مسلم لائبریری
۸۹۷۹	فتح محمد صاحب
۸۹۹۶	سید محبوب عالم صاحب
۸۹۹۰	شیخ فضل کریم صاحب
۹۰۱۵	شیخ ڈاکٹر سردار [illegible] صاحب
۹۰۵۹	میاں محمد سلطان صاحب
۹۱۳۷	محمد علی صاحب انور
۹۱۴۳	رانا فیض محمد صاحب
۹۱۸۰	سکرٹری صاحب
۹۱۸۲	انعام اللہ صاحب
۹۱۹۲	حاجی جلال الدین صاحب
۹۲۱۱	غلام محمد صاحب
۹۲۱۳	ایم اے سبحان صاحب
۹۲۴۵	ملک فضل کریم صاحب
۹۲۵۰	فضل الدین صاحب
۹۲۵۱	محمد عبد اللہ صاحب
۹۲۸۵	شیخ تجمل حسین صاحب
۹۲۸۷	غلام احمد صاحب
۹۲۸۸	سید محمد مسعود صاحب
۹۳۲۳	شیخ اسمٰعیل صاحب
۹۳۵۱	شکر الٰہی صاحب
۹۳۷۵	بابو عبد الحکیم صاحب
۹۴۴۳	چوہدری صادق علی صاحب
۹۴۹۸	عمر علی خان صاحب
۹۵۰۳	احمد خان صاحب
۹۵۰۵	شیخ محمد حسین صاحب
۹۵۱۲	چوہدری امیر علی صاحب
۹۵۲۵	کے ڈین صاحب
۹۵۷۱	چراغ دین صاحب
۹۵۹۳	مولوی محمد فضل صاحب
۹۶۰۱	شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۱۱	چودھری محمد صادق صاحب
۹۶۱۲	فیروز الدین صاحب
۹۶۲۳	غلام محمد صاحب
۹۶۲۸	منشی محمد ابراہیم صاحب
۹۶۷۳	مستری رحیم اللہ صاحب
۹۷۰۹	خان ظفر الحق صاحب
۹۷۱۷	عبد الرحمن صاحب
۹۷۲۲	عبد الکریم صاحب
۹۷۳۱	تارا چند صاحب
۹۷۳۵	شیخ فضل حق صاحب
۹۷۳۹	عزیز الدین احمد صاحب
۹۷۴۰	غلام قادر خان صاحب
۹۷۴۵	محمد اسمٰعیل صاحب
۹۷۴۸	چوہدری حشمت صاحب
۹۸۵۱	محمد مراد صاحب
۹۸۵۶	رشید محمد خان صاحب
۹۸۶۷	سید عنایت حسین صاحب
۹۸۸۱	صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۷	چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۲	محمد بخش صاحب
۹۸۹۳	منشی کرم الدین صاحب
۹۸۹۷	ماسٹر امیر عالم صاحب
۹۹۰۲	شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۱۳	اللہ داد خان صاحب
۹۹۱۷	محمد عبد الرحمن صاحب
۹۹۴۰	بابو عبد الغفور صاحب
۹۹۴۸	امام الدین صاحب
۹۹۷۷	فیض عالم خان صاحب
۹۹۷۸	حکیم عبد الصمد صاحب
۹۹۸۳	میاں کرم رسول صاحب
۹۹۸۵	دانشمند صاحب
۹۹۸۶	شرف الدین صاحب
۹۹۹۳	چوہدری عبد الجلیل خانصاحب
۹۹۹۶	چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۰۰	سکرٹری صاحب
۱۰۰۰۱	سید سردار احمد صاحب
۱۰۰۰۵	چوہدری بشیر محمد صاحب
۱۰۰۰۶	حاجی غلام حسین خانصاحب
۱۰۰۰۷	مولوی نور محمد صاحب
۱۰۰۰۹	محمد نذیر خان صاحب
۱۰۰۱۲	ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۱۶	محمد سعید صاحب
۱۰۰۱۹	مستری نور محمد صاحب
۱۰۰۳۱	قاضی عمر الدین صاحب
۱۰۰۳۲	سید سردار علی صاحب
۱۰۰۶۴	منشی محمد علی صاحب
۱۰۰۶۵	حسن خان صاحب
۱۰۰۶۷	ایس گلزار محمد صاحب
۱۰۱۰۹	مولوی حکیم ملک امیر احمد صاحب
۱۰۱۲۵	چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۰۱۳۲	ملک حسن خان صاحب
۱۰۱۳۵	قمر النساء بیگم صاحبہ
۱۰۱۳۷	ایم اے الف الرحمن صاحب
۱۰۱۳۹	[illegible] خان صاحب
۱۰۱۴۸	چوہدری سردار خانصاحب
۱۰۱۵۵	نصیر احمد صاحب
۱۰۱۵۹	قادر بخش صاحب
۱۰۱۶۲	عبد الکریم خانصاحب
۱۰۱۶۵	مولوی عبد الرحمن صاحب
۱۰۱۷۷	پریذیڈنٹ صاحب
۱۰۲۱۱	محی الدین صاحب
۱۰۲۱۷	اہلیہ صاحبہ شیخ عبد الغنی صاحب
۱۰۲۲۱	بابو فضل احمد صاحب
۱۰۲۳۲	امام الدین صاحب
۱۰۲۳۶	محمد بشیر خان صاحب
۱۰۲۳۹	سکرٹری صاحب
۱۰۲۴۳	خواجہ عبد الرشید صاحب
۱۰۲۴۴	لائبریرین بہاول پور
۱۰۲۴۵	حافظ نور الٰہی صاحب
۱۰۲۴۹	یعقوب خان صاحب
۱۰۲۵۰	ایم محمد اسمٰعیل خانصاحب
۱۰۲۵۲	دلاور علی خان صاحب
۱۰۲۵۳	چوہدری جان محمد صاحب
۱۰۲۵۶	محمد صادق صاحب
۱۰۲۵۷	سید اللہ دتہ شاہ صاحب
۱۰۲۵۸	ایم عطا محمد صاحب
۱۰۲۵۹	سید عبد الغفور شاہ صاحب
۱۰۲۶۰	ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب
۱۰۲۶۲	دین محمد صاحب
۱۰۲۶۵	سردار احمد صاحب
۱۰۲۶۶	بشیر احمد صاحب
۱۰۲۶۷	شیخ اللہ بخش صاحب
۱۰۲۷۱	قلیچ خان صاحب
۱۰۲۷۲	محمد صادق صاحب
۱۰۲۷۳	ماسٹر محمد یوسف صاحب
۱۰۲۷۴	شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۷۸	چوہدری شاہ نواز صاحب
۱۰۲۸۴	چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۷	محمد عثمان صاحب
۱۰۲۸۹	غلام مولا کھا دین صاحب
۱۰۳۱۴	محمد اسحاق علی صاحب
۱۰۳۲۰	عبد الواحد خانصاحب
۱۰۳۲۲	نور محمد صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسٹر اینڈریوز نے ڈاکٹر ٹیگور کی یونیورسٹی شانتی نکیتن میں ۱۸ ستمبر کو ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گاندھی جی کانگرس سے علیحدہ ہوکر دیہات کی تنظیم کا کام کرنا چاہتے ہیں۔

برلن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ علاقہ سار کے قبضہ کا سوال خطرناک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ جرمن افواج سار کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔ ادھر فرانس اس پر اپنا قبضہ رکھنا چاہتا ہے۔ لیکن ایک نمائندہ پریس سے ہٹلر نے کہا۔ کہ فرانس نے اس طرف پیش قدمی کی۔ تو اسے جنگ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ جب تک جرمنی کا ایک ایک متنفس کٹ نہ مرے۔ فرانس اس علاقہ پر قبضہ نہیں کرسکتا۔

چٹاگانگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ۱۸ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک بنگالی لڑکی کو جو چند روز ہوئے چھ ماہ قید کی سزا بھگت کر آئی ہے۔ حکم دیا ہے کہ وہ نہ تو اپنے والدین کے گھر سے باہر نکل سکتی ہے۔ اور نہ ہی گھر میں کسی غیر شخص سے ملاقات کر سکتی ہے۔

پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر ڈاکٹر ستیہ پال منتخب ہوگئے ہیں۔ ان کے حریف ڈاکٹر گوپی چند بھارگو تھے۔ جو صرف ایک ووٹ کی کمی کی وجہ سے رہ گئے۔

لالہ دنی چند ایک مشہور کانگرسی ورکر ہیں۔ آپ نے ۱۸ ستمبر کو لاہور میں ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ اگر گاندھی جی اپنی تجاویز پر مصر ہوئے تو کانگرس انہیں علیحدہ کرکے ان کے بغیر ہی کام کرنے پر مجبور ہوگی۔

حکومت جرمنی نے برلن کی ایک اطلاع کے مطابق غیر ملکی فلموں کا جرمنی میں دکھایا جانا ممنوع قرار دیدیا ہے۔ جن سینماؤں میں ایسی فلمیں دکھائی جاتی تھیں۔ انہیں بند کردیا گیا ہے۔

سلہٹ (آسام) سے ۱۸ ستمبر کی خبر ہے۔ کہ ایک کشتی میں ڈاک کے تھیلے لے جائے جا رہے تھے۔ کہ ڈاکوؤں کے ایک مسلح گروہ نے اس پر حملہ کردیا۔ اور بندوقوں و ریوالوروں سے ڈرا کر ۱۶ ہزار کے بیمے لے کر فرار ہوگئے۔ شور مچانے پر لوگوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ مگر وہ بچ کر نکل گئے۔

یورپین ایسوسی ایشن کی لیگ مدراس میں ۱۸ ستمبر کو تقریر کرتے ہوئے ایک یورپین ممبر اسمبلی نے کہا۔ کہ امن عامہ کی خاطر آئندہ دستور میں یہ تحفظ اشد ضروری ہے۔ کہ پولیس کی سپیشل برانچ اور سی آئی۔ ڈی کو براہ راست گورنر جنرل کے ماتحت رکھا جائے۔

مسٹر سپرو نے ناگپور میں ۱۷ ستمبر ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر نیا کانسٹی ٹیوشن وائیٹ پیپر سکیم کی بنا پر تیار کیا گیا۔ تو لبرل بھی اسے منظور نہیں کریں گے۔

پنجاب کونسل کے ایک ہندو ممبر نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ قرضہ بل کے متعلق وہ ممبر ووٹ نہیں دے سکتے۔ جو مقروض ہیں۔ اور وہ اس کے لئے عدالت سے حکم امتناعی لینے کی کوشش میں ہیں۔ معاملہ چند مشہور وکلا کے سامنے رائے کے لئے پیش کردیا گیا ہے۔

سر شادی لال سابق چیف جسٹس پنجاب کے ایک قریبی رشتہ کے بھائی لالہ دیبی سہائے ساکن ریواڑی نے ۱۴ ستمبر بروز جمعہ مسجد فتحپوری دہلی میں مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔

طبقات الارض کے ایک ماہر نے کلکتہ میں ۱۸ ستمبر کو تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گذشتہ زلزلہ کا بہار اور آسام میں ۱۹ لاکھ مربع میل پر اثر ہوا۔ اور ابھی اس علاقہ میں اور زلزلے آئیں گے۔

انگلینڈ کے مسٹر فریڈرک اول فٹ بال کے بہترین کھلاڑی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک معظم کی طرف سے انہیں سر کا خطاب دیا گیا ہے۔

بمبئی کے تین بیرسٹروں کو سول نافرمانی میں سزائے قید ہوئی تھی۔ جن کے لائسنس منسوخ کرانے کے لئے حکومت کی طرف سے ہائی کورٹ میں درخواست دی گئی۔ ۱۷ ستمبر ہائی کورٹ کے فل بنچ نے اس پر غور کرکے فیصلہ دیا۔ کہ کسی خلاف آئین جماعت کی رکنیت یا امداد کوئی جرم نہیں۔ اور نہ ہی اس قسم کا طرز عمل اخلاقی جرم ہے۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر مسٹر میکنزی مقرر ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ۱۷ ستمبر حیدر آباد پہونچ کر اپنے عہدہ کا چارج لے لیا۔ تعلیمی اداروں کی طرف سے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا گیا۔

لاہور کے تانگہ ڈرائیوروں نے تین روز سے ہڑتال کر رکھی تھی۔ اور بعض مطالبات پیش کئے تھے۔ ۱۹ کی شام کو ہڑتال ختم ہوگئی۔ اور اعلان کیا گیا۔ کہ مطالبات منظور ہوگئے ہیں۔ لیکن ذمہ دار افسروں کا بیان ہے کہ کوئی مطالبہ منظور نہیں ہوا۔ بلکہ نمائندگان سے کہا گیا ہے۔ کہ پہلے ہڑتال ختم کریں۔ پھر کوئی بات سنی جائے گی۔

جنوبی ہند کے ہندوؤں میں ایک رسم ہے۔ کہ ایک میلہ کے موقعہ پر اپنی نذریں پوری کرنے کے لئے جسم میں میخ گاڑ کر کھونٹی سے لٹک جاتے ہیں۔ مدراس سے ۱۷ ستمبر کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ نے اس کی ممانعت کردی ہے۔

چٹاگانگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کلکتہ سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ۲۸ ستمبر سے چار مشہور تھانوں کی حدود میں آتش بازی کی ممانعت کے حکم میں مزید دو ماہ کی توسیع کردی ہے۔

پال گھاٹ سے ۱۹ ستمبر کی خبر ہے کہ مالابار کے ہندو اخبار "کیرلا ٹائمز" کے مالک نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ قرآن پاک کا ترجمہ بزبان ملیالم کرے گا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوگیا ہے۔

حیدر آباد دکن کے نواب فخر الملک جو ریاست کے اعیان میں سے تھے ۱۹ ستمبر کو انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر ۸۵ سال کی تھی۔

وائسرائے زلزلہ فنڈ میں شملہ سے ۱۸ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ۵۹۳۶۲۵۰ روپیہ اور سو پونڈ جمع ہو گئے ہیں۔

جمعیتہ الاقوام کی اسمبلی نے جنیوا سے ۱۸ ستمبر کی اطلاع کے مطابق کثرت آراء سے لیگ میں روس کے داخلہ کو منظور کرلیا ہے۔ روسی نمائندہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ روس ایک نئے مجلسی اور اقتصادی نظام کے نمائندہ کے طور پر لیگ میں شامل ہوا ہے۔ اور دوسرے ممالک کی طرح اپنی اہمیت کو برقرار رکھے گا۔ نیز قیام امن کے لئے ایک زبردست طاقت ثابت ہوگا۔

مسز سروجنی نیڈو نے بمبئی سے ۱۹ ستمبر کی اطلاع کے مطابق کانگرس سے گاندھی جی کی علیحدگی پر اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں اس سے بہت خوش ہوں۔

یوپی گورنمنٹ لکھنؤ سے ۱۸ ستمبر کی اطلاع کے مطابق ایک نیا تجربہ کر رہی ہے۔ اور وہ کہ لکھنؤ میں عورتوں کے لئے ایک خاص عدالت کا افتتاح کر رہی ہے جس میں تین مجسٹریٹ خواتین کا بنچ کام کرے گا۔ اور محض عورتوں یا نابالغ بچوں کے مقدمات فیصل ہونگے اس بنچ کی صدر مسز شاہ ہوں گی۔

راجہ نادون (کانگڑہ) کا لڑکا بیمار ہوا۔ تو انہوں نے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی